سوال

(298) بیوی سے غائب رہنے کی مدت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک غریب نوجوان ہوں لیکن بحمداللہ شادی شدہ ہوں جس ملک میں کام کرتا ہوں وہاں کا قانون چند ملازمتوں کے سوادیگر لوگوں کو بیوی کے ساتھ لانے کی اجازت نہیں دیتا ، میری تنخواہ بھی اچھی ہے ،مجھے کرایہ مکان بھی ملتا ہے ، میرے پاس ڈگریاں بھی اور ڈپلومے بھی ہیں لیکن مجھے بیوی کواپنے پاس بلانے کی اجازت نہیں ہے تواس سلسلے میں دین حنیف کا کیا حکم ہے جبکہ مجھے رخصت ایک سال بعد بلکہ چودہ ماہ ملتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شوہر کے غائب رہنے کی مدت کو بعض صحابہؓ نے چار ماہ اور بعض نے چھ ماہ بتایا ہے لیکن یہ مدت بیوی کے شوہر سے واپس آنے کے مطالبہ کے بعد ہے یعنی جب چھ ماہ کی مدت گزر جائے ، بیوی شوہر سے مطالبہ کرے کہ وہ آجائے اوراس کے لئے آنا ممکن بھی ہو تواس کے لئے واپس آنا لازم ہے اوراگر نہ آئے تووہ فسخ نکاح کے لئے معاملہ قاضی کے پاس لے جاسکتی ہے اوراگر بیوی شوہر کو باہر رہنے کی اجازت دے دے خواہ مدت کتنی ہی طویل ہو اورایک سال یا دو سالوں سے بھی زیادہ ہوجائے تواس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ شوہر کو واپس بلانا بیوی کا حق ہے اوراگر وہ اپنے حق کو ساقط کردے توپھر اسے فسخ نکاح کا حق نہیں ہے بشرطیکہ وہ شوہر کی عدم موجودگی پر راضی ہو اوروہ اسے کھانے پینے ، پہننے اوردیگر ضروریات کے لئے خرچہ بھیجتا رہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد3 صفحہ 257

محدث فتویٰ